سوال

(17) عید و جمعہ دونوں ایک ہی دن جمع ہو جاویں تو   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر اتفاق سے عید و جمعہ دونوں ایک ہی دن جمع ہو جاویں تو اس میں جمعہ کا پڑھنا رخصت ہے یا نہیں زید ایسے دنوں میں جمع نہیں ادا کرتا، اور کہتا ہے کہ میں ایک سنت مردہ کو زندہ کرتا ہوں، یہ کہنا اس کا کیسا ہے؟ خطبہ جمعہ کے لیے عصا یا قوس کا لینا ضروری ہے یا غیر ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جاویں، تو اس دن اختیار ہے جس کا جی چاہیے جمعہ پڑھے اور جس کا جی چاہے نہ پڑھے، اور ایسے دنوں میں زید جو نماز جمعہ ادا نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میں ایک مردہ سنت کو زندہ کرتا ہوں، سو اس کا (ا) یہ کہنا اچھا ہے۔ منتقی میں ہے :

عن زید بن ارقمؓ سألہ معاویۃ ھل شھدت مع رسول اللہ ﷺ عیدین اجتمعا قال نعم صلی العید اوّل النھار ثم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یجمع فلیجمع رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃؓ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال قد اجتمع فی یومکم ھذا عیدان فمن شاء اجزاء وانا مجمعون رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن وھب بن کیسانؒ قال اجتمع عیدان علی عھد ابن الزبیرؓ فاخر الخروج حتی تعالی النھار ثم خرج فخطب ثم نزل فصلی ولم یصل للناس یوم الجمعۃ فذکرت ذلک لابن عباس فقال اصاب (ا) السنۃ رواہ النسائی وابوداؤد بنحوہ لکن من روایۃ عطاء انتھی۔

ا : زید بن ارقمؓ سے امیر معاویہؓ نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی ایسے موقع کی حاضری تم کو ملی ہے جب کہ جمعہ اور عید اکٹھے ہوگئے ہوں۔ زید نے کہا ہاں! آپ نے دن کے پہلے حصہ میں عید کی نماز پڑھی۔ پھر جمعہ کے متعلق رخصت دے دی کہ جو جمعہ پڑھنا چاہے، پڑھ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تمہاری دو عیدیں جمع ہوگئیں ہیں۔ جو چاہے اس کے لیے عید کافی ہے، اور ہم جمعہ پڑھیں گے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عید اور جمعہ اکٹھے ہوگئے اور آپ عید کے لیے دیر سے نکلے، خطبہ دیا اور نیچے اتر آئے عید کی نماز پڑھی اور لوگوں کو جمعہ نہ پڑھایا ابن عباس سے اس کا تذکرہ ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا اس نے سنت کے مطابق کیا۔

خطبہ جمعہ کے لیے عصا یا قوس کا لینا ضروری نہیں ہے بلکہ مندوب و مستحب ہے عن الحکم بن الحزن شھدنا الجمعۃ مع رسول اللہ ﷺ فقال متوکئا علی العصا او قوس رواہ ابوداؤد یعنی حکم بن حزن سے روایت ہے کہ ہم لوگ جمعہ میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ عصا یا قوس پر ٹیک دے کر کھڑے ہوئے، روایت کیا اس کو ابوداؤد نے قال (ا) فی سبل السلام تحت ھذا الحدیث وفی الحدیث دلیل انہ یندب للخطیب الاعتماد علی عصا او نحوہ وقت خطبۃ والحکمۃ ان فی ذلک ربط القلب ولتمتد یدیہ علی العبث ومن لم یجد ما یعتمد علیہ ارسل یدیہ او وضع الیمنی علی الیسری او علی جانب المنبر ویکرہ دق المنبر بالسیف اذا لم یؤثر وھو بدعۃ۔ واللہ اعلم

(فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل، ص ۵۸۳)

ا : اس حدیث میں دلیل ہے کہ خطیب کو عصا پر ٹیک لگانا مستحب ہے، اور اس میں یہ حکمت ہے کہ اس سے دل جمعی رہتی ہے جو عصا پر ٹیک نہ لگائے، وہ کبھی ہاتھوں کو چھوڑ دے گا، کبھی باندھ لے گا، اور تلوار سے منبر کو کھٹکھٹانا مکروہ ہے۔ ۱۲

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد04 ص59

محدث فتویٰ